چکر
بقلم مہوش منظور
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

چکر

از

مہوش منظور

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے وسیع گراؤنڈ میں جہاں کافی سارے سٹوڈینٹس یونیورسٹی میں آج ہونے والی تقریب کو ڈیسکس کر رہے ہوتے ہیں وہیں مشعل شاہ اپنی دوستوں کے ہمراہ اس ساری ڈسکشن سے بے نیاز اپنی اسائنمنٹ بنانے جو کے کسی گھریلو مسئلہ کی وجہ سے اس دفعہ گھر سے نہیں بنا کر لائی تھی کو بنانے میں مصروف ہے ساتھ میں معمول کی گفتگو کر رہی ہے اتنے میں یونیورسٹی کا وسیع گیٹ کھلتا ہے اور سیکورٹی کی گاڑیوں کی ایک لمبی قطار کے درمیان ایک سیاہ لینڈ کروزر داخل ہوتی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس لینڈ کروز کے گرد سٹوڈینٹس کا ایک ہجوم اکٹھا ہو جاتا جس میں سے نمودار ہونے والی شخصیت جہانزیب سکندر ملک کے نامور بزنس ٹائیکون ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مشہور سیاست دان خاندان سے بھی تعلق رکھتے ہیں

اور سٹوڈینٹس کے اتنے پر جوش ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ جہانزیب سکندر ایسی تقریبات میں کم ہی جاتے ہیں ایک عرصے سے انہوں نے خود کو اپنے اور اپنے

کاروبار کی دنیا تک ہی محدود کر رکھا ہے اور آج کی تقریب میں بھی وہ اپنے چہیتے بھتیجے کی خواہش پر ہی شرکت کر رہے ہیں جو اگر ان کو اس حد تک مجبور نہ کرتا تو وہ اس تقریب میں بھی کبھی نہ آتے مگر شائد ان کے آنے سے اللہ ان پر بہت سے راز آشکار کرنے والا ہے جن سے وہ آج تک بے خبر تھے

جونہی گاڑیاں رکتی ہیں تو یونی کے وی سی خود کی ڈیپارٹمنٹس کے سربراہان کی موجودگی میں ان کے استقبال کو آگے بڑھتے ہیں پھولوں کے گلدستے پیش کیے جاتے ہیں اور رسمی سلام دعا کے بعد ان کو حال میں لے جایا جاتا ہے اور کھچا کھچ سٹوڈینٹس سے بھر جاتا ہے اور تقریب کا آغاز ہو جاتا ہے جبکہ اب گراؤنڈ میں اکادکا لوگ ہی نظر آرہے ہوتے ہیں ایسے میں بسمہ اور ہادیہ مشعل کو منانے کی کوشش کرتی ہیں کہ وہ تینوں بھی تقریب کا حصہ بنیں جبکہ مشعل شاہ بھی اپنے نام کی ایک ہے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی اور اپنی اسائنمنٹ بنانے مین مصروف رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اسائنمنٹ مکمل کر لیتی ہے اور بسمہ اور ہادیہ کے ہمراہ کینٹین کا

رخ کرتی ہے اتنے میں تقریب کا بھی وقت ختم ہو جاتا ہے اور لوگ ہال سے باہر آنا شروع ہو جاتے ہیں

راہداری سے گزرتے ہوئے جہانزیب سکندر کی نظر ایک چہرے پہ ٹھہر سی جاتی ہے اور قدم اٹھنے سے انکاری ہو جاتے ہیں آنکھوں کے سامنے ایک سایہ سا لہرا جاتا ہے اور چہرے پر کرب واضح ہوتا ہے بہت سی نظریں ان کی نظروں کے تعاقب میں اٹھتی ہیں اور وہ گہری سیاہ آنکھوں، کھڑی تیکھی ناک اور بائیں گال پر سیاہ تل والی شہزادی اس سب سے بے خبر اپنی دھن میں آگے بڑھ جاتی ہے اور اس لمحوں کے کھیل میں کسی کی ٹھہری زندگی میں ایک طوفان برپا کر جاتی ہے اتنے میں ہجوم سے سرگوشی نما آوازیں بلند ہوتی ہیں ہیلتھ سائنس ڈیپارٹمنٹ ایم ایس سی تھرڈ سمسٹر اتنے میں جہانزیب سکندر خد کو سنبھالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور آگے بڑھنے کے ساتھ اپنے بھتیجے اور وی سی سے کوئی سرگوشی کرتے ہیں یہاں تک کے وہ اپنی گاڑی کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور الوداع کے بعد رخصت ہوتے ہیں بظاہر

www.novelsclubb.com

ایک خوشگوار اور کامیاب تقریب کے بعد وہ لوٹ جاتے ہیں لیکن یہ سب ان کی زندگی کو کس حد تک بدلنے والا تھا اس کا اندازہ ابھی کسی کو نہیں تھا

یہ ایک متوسط طبقے کے گھر کا منظر ہے جہاں مشعل اپنے تین بہن بھائیوں کے ساتھ رہ رہی ہوتی ہے ایک درمیانہ درجہ کا خوبصورت مکان سلیقہ مندی سے سجایا گیا ہے

مشعل یونیورسٹی سے واپسی پر گھر میں داخل ہوتی ہے سلام کرتی ہے بیگ کو صوفہ پر رکھ کر خود کچن کا رخ کرتی ہیں اور فرج میں سے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پیتی ہے اور اب اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب ہوتا ہے اس کے ہر ہر کام سے اس کی سلیقہ مندی جھلکتی ہے وہ بچپن سے اپنے اکثر کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کی عادی ہو چکی ہے کمرے میں پہنچ کر مشعل اپنے بیگ سے اپنا موبائل نکالتی ہے ڈیٹا آن کرنے پر وہ اس وقت حیران رہ جاتی ہے جب وہ وٹس ایپ کے نوٹیفکیشن دیکھتی ہے جس میں یونی کے گروپ میں کئی ہزار مسیجز ہوتے

www.novelsclubb.com

ہیں لیکن حیران کن بات یہ نہیں ہوتی کیون کے اکثر ایسے مسیجز یونی گروپ میں
آتے رہتے ہیں جن کو وہ بغیر پڑھے اور کوئی بھی توجہ دیئے ڈیلیٹ کر دیتی ہے لیکن
آج کے مسیجز میں خاص بات اس کے نام کا بار بار آنا تھا جو اس کو چونکا گیا تھا کیونکہ
وہ کبھی بھی یونیورسٹی میں پرومینیٹ نہیں رہی تھی اور نہ وہ ایسا چاہتی تھی اس کی
کلاس اور ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ اس کو جانتے تھے وہ بھی اس کی ذہانت قابلیت
اور اس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے کی وجہ سے کیونکہ وہ لوگوں سے بہت کم تعلقات
استوار کیا کرتی تھی اس کی بڑی وجہ اس کا خاندان ہے جس میں لڑکیوں کو یونی میں
داخل ہونے کی اجازت بہت کم ملا کرتی ہے اور اب جوں جوں وہ ساری چیٹ
پڑھتی جا رہی ہے تو اس کے چہرے کا رنگ فق ہوتا جا رہا ہے کیونکہ وہ ایسا کوئی بھی
ہنگامہ یا سکینڈل افورڈ نہیں کر سکتی اس پریشانی کی اصل وجہ خاندانی پابندیاں ہی ہیں
یا اصل معاملہ کوئی اور ہے جاننے کے لیا اگلی قسط کا انتظار کریں

ناول:

چکر

رائیٹر:

مہوش منظور

قسط نمبر:

2

www.novelsclubb.com

سر سبز لہلہاتے کھیتوں کے درمیان ایک وسیع رقبے پر موجود یہ خوبصورت سی محل نما کوٹھی علاقے کے سردار اور گدی نشین ہاشم شاہ کی ہے ہاشم شاہ کو اللہ تعالی نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے بڑے بیٹے شاہنواز ہاشم شاہ فوج میں افیسر ہیں اور چھوٹے بیٹے سکندر ہاشم شاہ خاندانی سیاست میں قدم رکھ چکے ہیں اور بیٹی ایک سلجھی ہوئی اور ذہین لڑکی ہونے کے ساتھ گھر بھر کی لاڈلی بھی ہے ہاشم شاہ ایک نہایت ہی قابل رحم دل اور انصاف پسند انسان ہیں اور ان کی اہلیہ فاطمہ شاہ بھی ایک نہایت ہی ملنسار رحم دل اور خوش گفتار خاتون ہیں یوں ہاشم شاہ کا گھرانہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ اپنے علاقے کے لوگوں کے بھی پسندیدہ ہے لوگوں کو اپنے اس گدی نشین اور اس کے خاندان سے ایک خاص عقیدت ہے ہاشم شاہ کا خاندان نہ صرف اپنے لوگوں اور علاقے میں بلکہ پورے ملک میں بھی ایک خاص مقام رکھتا ہے لیکن کچھ ایئر سے بعد اس گھرانے کو کسی کی یوں نظر لگتی ہے کہ اس کی ساری خوشیاں اور سکون برباد ہو کر رہ جاتا ہے اس خوبصورت محل کے مکین

www.novelsclubb.com

بظاہر تو ایک نارمل زندگی گزار رہے ہوتے ہیں لیکن اپنے اندر کئی راز دفن کیے ہوئے ہیں

اس دفعہ جب شاہنواز شاہ چھٹیاں گزارنے واپس گھر آتے ہیں تو فاطمہ بیگم کو اپنے بچوں کی شادیوں کی فکر ہونے لگتی ہے وہ اپنے گھر کی رونق کو مزید بڑھانے کے لیے اور اس کی خوشیوں کو دوبالا کرنے کے لیے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی کا فیصلہ کرتی ہیں ہاشم شاہ کے ساتھ مشورہ کر کے وہ بڑے بیٹے شاہنواز کے لیے ہاشم شاہ کی بھانجی زرتاج جبکہ چھوٹے بیٹے سکندر کے لیے بخت بھری کا انتخاب کرتی ہیں اور سب کچھ فٹافٹ تہ کر کے شادی کی تاریخ رکھ دی جاتی ہے جس سے ہاشم شاہ کا سارا خاندان خوش اور مطمئن ہوتا ہے اس بات سے بے خبر کہ یہ فیصلہ اس خاندان پہ کس قدر بھاری پڑنے والا ہے

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے پر شاہ عالم مشعل کے چہرے پر پریشانی کو نوٹ کرتے ہیں لیکن اس بارے میں دریافت نہیں کرتے لیکن جب وہ کھانے سے فارغ ہو کر لان میں جاتی ہے تو وہ اپنی بیگم کو چائے لانے کا کہہ کر خود بھی لان میں چلے جاتے ہیں اور بیٹی سے پریشانی کی وجہ پوچھتے جو کہ وہ صرف پڑھائی میں کچھ مسئلہ کا بول کر ٹال دیتی ہے لیکن اپنے کمرے میں آنے کے بعد نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہوتی ہے اچانک ایک خیال کے آنے پر وہ اپنے بیگ سے وہ ایک آئی فون نکالتی ہے جس سے کم لوگ ہی آشنا ہوتے ہیں یا شائداس کی دوستوں تک کو اس کا معلوم نہیں ہوتا اور ایک نمبر ڈائل کرتی ہے جس پہ کال فورن اٹھالی جاتی ہے یا شاید مخالف جانب اسی کی کال کا انتظار کیا جارہا ہوتا ہے چند لمحوں کی گفتگو کے بعد وہ کال کاٹ دیتی ہے

www.novelsclubb.com

اور فون کو اپنی جگہ واپس رکھ دیتی ہے بات کرنے کے بعد اس کے چہرے پہ اطمینان واضح ہوتا ہے اور وہ پر سکون ہو کر سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے

مری کے اس خوبصورت کاٹیج کے مکین ایک دوسرے کے لیے مکمل کائنات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ خوبصورت سا کاٹیج دو کمروں ایک لاونج اور اوپن کچن پر مشتمل ہے اور اس میں موجود ہر شے اس کے مکینوں کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے یہاں بظاہر تو صرف دو لوگ ہی رہتے ہیں ایک میر برہان اور دوسری اس کی آنی لیکن کبھی مہینوں بعد ایک اور شخصیت بھی آتی ہے جس کے آنے سے چند لمحوں کے لیے یہ چھوٹا سا کاٹیج ایک چھوٹا سا محل بن جاتا ہے اور وہ یہاں پہ حاکم پھر اس کا ہر حکم بجالایا جاتا ہے اور اس کی ہر اچھی بری بات کو مختصر یا طویل بحث کے بعد بلا خر مان لیا جاتا ہے کیونکہ ہارنا اور اپنے فیصلہ سے پیچھے ہٹ جانا اس کے لیے ناممکن ہوتا

www.novelsclubb.com

ہے اور یہ بات یہ دونوں نفوس بھی جانتے ہیں کہ اس کے کسی بھی فیصلہ کے پیچھے ایک لمبی سوچ بچار اور مکمل لائحہ عمل تیار ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر میں کوئی بھی بات کہنے سے زیادہ اسے پرکھنا ضروری ہے اور یہ بات بھی مانتے ہیں کہ اسے لفظوں کا چناو کرنا بھی باخوبی آتا ہے اسی لیے میر برہان اکثر اس سے کہتے ہیں کہ لفظوں کے تیر لہجوں کے زہر میں بھگو کہ مارنا کوئی تم سے سیکھے اور مقابل سمت مقابل سے ایک خوبصورت مسکراہٹ چہرے پہ سجا کہ کہا جاتا ہے اسی لیے ہم نے تم کو مسکراہٹیں بکھیرنا سکھایا ہے اور یہ سچی اور خاص مسکراہٹ صرف چند سیکنڈز کی ہوتی ہے جو صرف آنی اور برہان کے علاوہ صرف ایک اور شخصیت کو دیکھنا نصیب ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

سکندر وِلاز ایک خوبصورت اور وسیع عمارت ہے جو کہ بیک وقت قدیم اور جدید طرز تعمیرات کا شہکار معلوم ہوتی ہے یہ عمارت جتنی خوبصورت اور پرکشش باہر سے نظر آتی ہے اندر سے بھی اتنی ہی کشادہ اور عالیشان ہے اس وقت کھانے کی

وسیع میز پر سکندر ہاشم شاہ سربراہی کرسی پر موجود ہیں جبکہ ان کی دائیں جانب مراد سکندر اور بائیں جانب شاہ زیب سکندر اور شاہ زین سکندر براجمان ہیں جبکہ مراد سکندر کے ساتھ والی نشست ہمیشہ کی طرح آج بھی خالی پڑی ہے ایک عرصہ سے یہ نشست یوں ہی خالی چلی آرہی ہے اس سے آگے دارب مراد ہمیشہ کی طرح اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ براجمان ہیں ان کے ساتھ مہروز شاہ اور شہروز شاہ اپنی اپنی نشستوں کو سنبھالے ہوئے ہیں جب کہ ان کے مقابل اسفند شاہ، ازلان شاہ اور لٹل پرنس شمروز شاہ اپنی اپنی نشستوں پہ موجود ہیں آج چھٹی ہونے کی وجہ سے سب سکندر ولاز میں اکٹھے ہیں بظاہر تو یہ سب کزنز ہیں اور ایک دوسرے سے لاکھ اختلاف رکھتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے ان کی محبت بھی مثالی ہے کسی پہ کوئی مشکل ہو تو ایک دوسرے پر جان چھڑکنے کو تیار رہتے ہیں جبکہ دوسری جانب خواتین جن میں مراد سکندر کی اہلیہ مہر بانو شاہ زین شاہ کی اہلیہ شائستہ بیگم اور شاہزیب شاہ کی اہلیہ فرحین موجود ہیں ان کے ساتھ گھر کی سب لڑکیاں جن میں

www.novelsclubb.com

مراد سکندر کی چھوٹی بیٹی نور العین شاہ، شاہزیب شاہ کی بیٹیاں نوشین شاہ، اور زرمین شاہ اور شاہ زین شاہ کی بیٹیاں عروی اور عجوی شاہ بھی موجود ہیں جبکہ دو گھر کے دو فرد ایسے بھی ہیں جن کو کبھی یہاں بیٹھنا نصیب نہیں ہوا اور نہ ہی انہوں نے کبھی اس کی خواہش کی ہے

اگلے دن مشعل جب یونی پہنچی تو اس کے چہرے پر کل کے گزرے واقع کی کوئی رمق تک موجود نہ تھی نہ ہی اس نے اس واقعہ کے بارے میں کسی سے کوئی بات کی اس کی دوستیں جانتی تھیں اس کی نیچر کو اس لیے انہوں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی کیونکہ وہ جانتیں تھیں کہ مشعل اگر اس بارے میں خاموش ہے تو وہ لاکھ پوچھنے پر بھی نہیں بتائے گی اس لیے ان نے بھی اس معاملہ سے کان لپیٹ لیے

ہیں اور اپنی کلاسز لینے میں مصروف ہیں کلاسز سے فارغ ہو کر وہ گراؤنڈ کا رخ کرتی ہیں تو بہت سی نظریں ان تینوں کی طرف اٹھتی ہیں لیکن مشعل اس سب کو مکمل طور پر اگنور کرتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ جب تک ان لوگوں کو کوئی نیا ٹاپک نہیں مل جاتا یہ سلسلہ جاری رہنے والا ہے اور اسے اس سے فرق نہیں پڑتا اور نہ اس نے کبھی لوگوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے بقول اس کی دوستوں کے اس کی ہر منطق ہی نرالی ہے تھوڑی دیر تک ایک ریسرچ ٹاپک پر بحث کرنے کے بعد مشعل ان دونوں کو کیفے جانے کا بولتی اور ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوتی ہے جس سے ان دونوں کا منہ کھل جاتا ہے کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مشعل ان کے ساتھ کیفے جاتی ہے ورنہ وہ ان کو کچھ نہ کچھ پیک کروا کر لانے کا بول دیتی ہے اور جب کبھی وہ کیفے گئی بھی ہے ان کے ساتھ تو ان دونوں کی خواہش پر اور ایسا تو شائد ہی اب تک ہوا ہو کہ وہ سٹڈی کو درمیان میں چھوڑ کر کہیں گئی ہو تو ایسے میں ان دونوں کا حیران ہونا بنتا بھی ہے اب کیا یوں ہی منہ کھول کر رکھنے ہیں یا ان غاروں کو

بند بھی کرنا اب تک پتہ نہیں کتنی بے چاری مکھیوں کو زندہ در گور کر چکی ہو جبکہ وہ دونوں منہ بند کرنے کے ساتھ ایک ایک زور کی جھانبڑ اس کی کمر پہ دے مارتی ہیں یوں ہی ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران وہ کیفے پہنچ جاتی ہیں اور حسب سابق یہاں پر بھی یہی ٹاپک چل رہا ہوتا ہے لیکن مشعل اس سب سے پریشان ہونے کی بجائے ساری سچویشن کو انجوائے کر رہی ہوتی ہے کل کی پریشانی کا شبہ تک اس کے چہرے پر نہیں ہوتا لوگ اس کو اس قدر مطمئن دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں جبکہ مشعل ایک دم چونک جاتی ہے اور بغیر آرڈر کا انتظار کیے اٹھ کر باہر آ جاتی ہے جس سے اس کا شک یقین میں بدل جاتا ہے کہ جو کچھ اس نے گراؤنڈ میں اور یونی اینٹر ہوتے وقت محسوس کیا ہے وہ سچ ہے وہ اپنی دوستوں کو ایمرجنسی کا بول کر یونی سے نکلتی ہے اور مین روڈ پر آ کر ایک ایک سیاہ رنگ کی ھنڈا سویک اس کے قریب آ کر رکتی ہے اور وہ بغیر کوئی بھی وقت ضائع کیے اس میں بیٹھ جاتی ہے اور گاڑی تیزی آگے

www.novelsclubb.com

بڑھ جاتی گاڑی ڈرائیو کرنے والے نے اپنے چہرے پہ رومال باندھ رکھا ہوتا ہے جس سے اس کی پہچان نہیں ہو پاتی۔

مشعل شاہ کی زندگی میں کئی راز پوشیدہ ہیں ان رازوں کی تہہ تک پہنچنے کے لیے ناول سے جڑے رہیں

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 3

اسلام آباد کی نجی یونیورسٹی کے گیٹ سے ایک سیاہ رنگ کی بائیک نکلتی ہے اس کے پیچھے ہی ایک کار نکلتی ہے تھوڑا آگے جا کر بائیک والا سمجھتا ہے کہ یہ گاڑی اس کا پیچھا کر رہی ہے ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں گاڑی اس

کو کراس کر کے آگے نکل جاتی ہے دیکھتے ہی دیکھتے سنسان سڑک پر وہ گاڑی پھر نمودار ہوتی ہے اور ایک دم ٹائروں کے چرچرانے کی آواز کے ساتھ گاڑی ترچھی ہو کر سڑک پر رک جاتی ہے جس سے سڑک بند ہو جاتی ہے اتنے میں بائیک والا بھی بائیک روک دیتا ہے گاڑی میں سے لگ بھگ بیس سال کا ایک نوجوان نکلتا ہے اور اس کے پیچھے ہی ایک لڑکی بھی نکلتی ہے جو لگ بھگ ان دونوں ہی کی ہم عمر لگتی ہے اس کو دیکھتے ہی بائیک والا لڑکا ساری بات سمجھ جاتا ہے اتنے میں گاڑی والا لڑکا بائیک والے لڑکے کے پاس پہنچ کر اس کے گریبان پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا جس کو مقابل اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کوشش کو ناکام بنا دیتا ہے اور اپنے اور اس کے درمیان فاصلہ بڑھاتے ہوئے اس سے اس ساری کاروائی کی وجہ معلوم کرتا ہے جو کہ اس کو پہلے سے ہی معلوم ہو چکی ہے جبکہ جواب میں گاڑی والا لڑکا ایک بار پھر سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ یہ کہتے ہوئے دفاعی طور پر پیچھے ہٹ جاتا ہے کہ شاہ صاحب یہ ہاتھا پائی اور غنڈا گردی تم جیسے لوگوں کو سوٹ

www.novelsclubb.com

کرتی ہے نہ کہ مجھ جیسے اور جہاں تک معاملہ تمھاری گرل فرینڈ کا ہے تو ایسے کھٹاک تم جیسے امیر زادے پالتے ہیں نہ کہ مجھ جیسے اپنی بات ختم کرنے تک وہ اپنی بائیک تک پہنچ جاتا ہے اور انہیں کسی بھی کاروائی کا موقع دیئے بغیر بائیک کو واپسی کے راستہ میں اڑا لے جاتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے اس کی بائیک ہوا سے باتیں کر رہی ہو یہ اس کا فرار کا طریقہ تھا اور ایسا وہ بہت کم کرتا تھا اور آج ایسا کرنے کی خاص وجہ یہی تھی کہ وہ مقابل سے اس وقت لڑائی کرنا نہیں چاہتا تھا ورنہ وہ ایک بہترین فائیٹر ہے اور ایسی فائیٹس اس کی فیورٹ وہ اس وقت یہ لڑائی نہیں چاہتا تھا یا یوں کہ لیں کہ وہ جانے انجانے میں مقابل کو ایک موقع دے گیا تھا جبکہ گاڑی والا لڑکا غصہ سے گاڑی پہ اپنا مکا مارتا ہے جبکہ مقابل کہ یوں چکما دینے پر وہ خود پہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آگے مقابل سے بدلہ لینے کے طریقے سوچتے ہوئے گاڑی کو آگے بڑھاتا ہے اس بات سے بے خبر کہ آج کا ہوا یہ واقعہ اس کی

www.novelsclubb.com

زندگی پر کتنا گہرا اثر چھوڑنے والا ہے اور مستقبل میں اس واقعہ کو لے کر اس کو کتنا پچھتانا پڑے گا

ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں السلام علیکم کہتے ساتھ ہی وہ تیزی سے آنی کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے جبکہ آنی بھی اتنی ہلچل کو دیکھ کے باہر کا رخ کرتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ یہ انداز صرف ایک ہی ہستی کا ہو سکتا ہے اور وہ ہیں ان کی چہیتی بھانجی وہ آنی کو دیکھتے ہی ان کے گلے لگ جاتی ہے اٹس اے سرپرائز فار یو مائی ڈیئر یسٹ آنی اور ساتھ ان کے دونوں گالوں کو کھینچتی ہے سرپرائز کی کچھ

www.novelsclubb.com

لگتی مجھے انفورم تو کرتی میں نے کوئی تیاری بھی نہیں کر رکھی اسی لیے تو بتایا نہیں کہ
میری آنی جان خود کو تھکا نہ لیں میری وجہ سے اور میں آج آپ کو انفورم کرنا چاہتی
ہوں کچھ چیزوں کے بارے میں اور جناب آپ خواتین مجھ معصوم سے ہینڈ سم
نوجوان کو اگنور کر رہی ہیں ایسا کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے ہینڈ سم پرنس کو اگنور کریں
کیوں آنی وہ آنی کو بھی ساتھ گھسیٹتی ہے بلکل آپ دونوں بہن بھائی گپ شپ کرو
میں کھانے کے لیے کچھ لے آتی ہوں یہ کہتے ہوئے آنی اٹھنے کی کوشش کرتی ہیں
لیکن وہ لڑکی آنی کے ہاتھوں کو تھام لیتی ہے اور کہتی ہے آنی کچھ کھانے کا ابھی موڈ
نہیں میں آپ سے کچھ ایشوز دسکس کرنا چاہتی ہوں بلکہ یہ کہنا مناسب رہے گا کہ
آپ کو اپنے کچھ فیصلوں سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں اور ہمیشہ کی طرح بغیر بتائے بھی
مجھے یقین ہے کہ اور کوئی میرا ساتھ دے نہ دے میرا بھائی میرے ساتھ کھڑا رہے
گا کیوں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ بری ساتھ ہی اس نے بری کی بھی حمایت چاہی
اور مقابل نے اس کی تصدیق یہ کہہ کر کی کہ یہ بات پوچھنے یا کہنے کی نوبت نہیں

www.novelsclubb.com

آنی چاہئے تمہیں اللہ کے بعد خود پر اور اپنے اس بھائی پر یقین ہونا چاہیے کبھی تم کو تنہا نہیں چھوڑوں گا مشی میری جان تمہید باندھنا تمہاری فطرت مین شامل نہیں اگر آج ایسا ہوا ہے تو کچھ تو اہم ہے اس لیے مجھ سے صبر نہیں ہو رہا آنی اس کو تمہید باندھتا دیکھ کر اصل موضوع پر لانے کی کوشش کرتی ہیں مشی کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہتی ہے کہ مجھے اب کھل کر شاہوں کے سامنے آنا ہے اس کا اتنا کہنا تھا کہ آنی کہ چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے اور الفاظ جیسے کھو جاتے ہیں ان کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر مشی ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ آج نہیں تو کل ایسا ہو گا اور میں ایسا خود نہیں چاہتی بلکہ یوں سمجھ لیں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اِس میں اُس کی کوئی حکمت ہو گئی اس لیے آپ بس دعا کریں پر مشی مجھے ڈر لگتا ہے اب کی بار کچھ برا ہوا تو میں سہہ نہیں پاؤں گی آنی آپ اچھا اچھا سوچیں انشاءاللہ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا اور پھر وہ آنی اور بری سے ساری روداد شئیر کر کے اپنا آگے کا لائحہ عمل ان کو بتاتی ہے جس سے وہ آنی کو کچھ حد تک مطمئن کرنے

www.novelsclubb.com

میں کامیاب ہو جاتی ہے ان کو اللہ حافظ بول کر وہ بری کے ساتھ باہر آ جاتی ہے بری میں آنی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی اس لیے ان کو نہیں بتا سکی کہ ابا جانی کی طبیعت کافی سیریس ہے اور بیچ میں یہ معاملہ آگیا ہے تم اگلے ہفتے ہونے والی تمام بزنس میٹنگز کو خود اٹینڈ کرو گے اس کہ علاوہ آنی کے پاس غلام محمد کی بیوی آ کر رہے گی کیونکہ کسی کو ان کے پاس ہونا ضروری ہے ہم آنی کو بھی اکیلے نہیں چھوڑ سکتے بٹ میں بزنس کو ایک دم کیسے مینج کر سکتا ہوں یو کین بری آئی ہیو بیلیو آن یو اور تم کل ہی نکل جاوگے میں یہاں سب ہینڈل کر لوں گی کیسے تم سب ایک ساتھ کیسے کرو گی اور تم اکیلی اگر شاہوں نے کوئی گڑبڑ کر دی تو تو مقابل کون ہے ٹینشن فری ہو جاؤ تمھاری بہن بھی کم نہیں ہے اب چلتی ہوں کافی لیٹ ہو رہی ہے ابھی ابا جانی سے بھی ملنا ہے ہوسپٹل میں فی امان اللہ کہہ کر وہ وہاں سے روانہ ہوتی ہے اس بات سے بے خبر کہ ایک نیا امتحان اس کی دہلیز پر پہنچ چکا ہے

www.novelsclubb.com

اس دن یونیورسٹی میں ہوئے واقعات کو تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا ہے اور اب تقریبا ہر طرف فائنل ایگزام کی تیاریوں ہو رہی ہیں احسن میں مشل بھی اپنے پڑھائی پہ مکمل توجہ دیتی ہیں اور باقی سب باتوں کو بھلا کے اپنے امتحان کی تیاری کرتی ہے کیونکہ جب بھی امتحان ہوتے ہیں تو وہ اپنے ارد گرد سے بے نیاز ہو کر ہمیشہ اپنی پڑھائی پہ توجہ دیتی ہے اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے اس کے دوستوں سے بات چیت اور ان کے واٹس ایپ کے گروپ میں بھی بات بہت کم ہوتی ہے کیونکہ ایسا ہمیشہ اگزام کے دنوں میں ہوتا ہے۔اور یوں چند ہی دنوں میں فائنل ایگزام سٹارٹ ہو جاتا ہے اور ہر کوئی اپنے اپنے امتحان میں مصروف ہو جاتا ہے لیکن ایک چیز جو مشل اس دفعہ نوٹ کرتی ہے وہ ہوتی ہے اس کی دوستوں کا رویہ جو اس بار معمول سے زیادہ خود کو پڑھائی میں مصروف ظاہر کرتی ہیں جبکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ وہ دونوں خود سے پڑھائی میں مصروف رہیں اور مشل کو اگنور کریں امتحان کے دنوں

www.novelsclubb.com

میں مشل کا معمول ہوتا ہے کہ وہ پیپر کے شروع ہونے سے چند منٹ پہلے یونی پہنچتی ہے جبکہ اس کی دوست نے اس کے انے تک اس کا انتظار کرتی ہیں اور وہ تینوں دوستیں مل کے ایک ساتھ کمرہ امتحان میں انٹر ہوتی ہیں لیکن اب دیوار ایسا نہیں ہوتا کیونکہ مشل جب یونی پہنچتی ہے تو وہ پہلے سے ہی ایگزام ہال میں جا چکی ہوتی ہیں اور مشل کے انے کا انتظار نہیں کرتی جبکہ وہ پیپر مشل سے منٹ پہلے دے کر ایگزام ہال سے نکل جاتی ہیں اور باہر اکر بھی اس کا انتظار نہیں کرتی اور جلدی سے اپنے اپنے گھروں کو چلی جاتی ہیں اور مشل کے بار بار اصرار کرنے پہ وہ کہتی ہیں کہ وہ پیپر کی تیاری کرنے کے لیے جلدی چلی جاتی ہیں جبکہ یہ بات مشل بھی جانتی ہے کہ پہلے ایسا نہیں ہوا کرتا تھا اور یہ چیز مشل کو چونکانے کے لیے کافی تھی لیکن وہ اپنی توجہ ان ساری چیزوں سے زیادہ اپنی پڑھائی کو دینا ضروری سمجھتی ہے اور فی الحال اس معاملے کو امتحان کے بعد میں دیکھنے کا فیصلہ کرتی ہے اور جو دوسری چیز توجہ طلب تھی وہ تھا یونی میں اس دن کے بعد سے مشعل کو مکمل طور پر اگنور کیا جا

رہا تھا جبکہ اس دن وہ خود یہ بات واضح طور پر نوٹ کر چکی تھی کہ اس پر نظر رکھی جا رہی ہے اور پھر اس سے اگلے ہی دن اس نے محسوس کیا کہ جیسے سب کچھ ایک دم نارمل ہو گیا ہو اور وہ ایسی تو نہ تھی کہ ایسی چیزوں کو نوٹ نہ کر سکے وہ تو چھوٹی چھوٹی اور معمولی چیزوں کو نوٹ کرنے والی تھی اور ایسا ہی ہوا تھا اب کی بار بھی وہ بظاہر تو ایگزام میں بزی تھی لیکن ایک گہری نظر تیزی سے بدلتے ہوئے ان حالات پہ رکھی ہوئی تھی بلاخر فائنل سمسٹر کے آخر پیپر کا دن بھی آن پہنچا اور اس دن کا مشعل شاہ کو بڑی بے تابی سے انتظار تھا

قسط نمبر 4

مشعل پیپر حال سے باہر نکلی تو اس کے دوستیں آج بھی جا چکی تھیں اور اس چیز کا مشل نے کچھ خاص اثر نہیں لیا اور وہ بڑی بے نیازی سے اپنے پلان پر عمل کرنے کا سوچتی اگے بڑھ گئی اس کا رخ وی سی افس کی طرف تھا جہاں پہنچ کر اس نے عملے سے کہا "وی سی کو بتائیں کہ باہر مشل شاہ آئی ہے اور کسی امپورٹنٹ ایشو پر بات کرنا چاہتی ہے "

اور اس کو اس بات کا 100 فیصد یقین ہوتا ہے کہ وی سی اس کو آفس میں آنے کی اجازت ضرور دیں گے کیونکہ اگر وہ اس دن ہوئے واقعے سے پہلے آفس جاتی تو یقینا وہ کسی عام سی طالبہ کو اپنے آفس میں آنے یا اس سے ملنے کی اجازت نہ دیتے لیکن اب معاملہ کچھ اور تھا کچھ ہی دیر میں اس کو وی سی افس میں بلا لیا گیا اور وہ آفس میں بڑی بے نیازی سے داخل ہوئی جب کہ اس کے چہرے پر پریشانی یا نروسنس کوئی نشان تک نہیں تھا وہ وی سی کے کہنے کا انتظار کیے بغیر ان کے سامنے ایک کرسی

www.novelsclubb.com

گھسیٹ کے بیٹھی اور بغیر کوئی تمہید باندھے ڈائریکٹ اپنی بات شروع کی جس مقصد کے لیے وہ افس آئی تھی اس نے مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے سرد ترین لہجے میں جب بات کا آغاز کیا تو مقابل کے چہرے پر حیرانگی کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی واضح تھی

"تو مسٹر وی سی صاحب میرا ڈی این اے سیمپل حاصل کرنے کے لیے میری دوستوں کو بلیک میل کرنے سے بہتر تھا ڈائریکٹ مجھ سے ہی اس بارے میں بات کر لیتے اور جہاں تک میری ناج ہے جتنی بھی میری ضروری انفارمیشن اور ڈیٹا ہے وہ سب یونی میں موجود ہے اور میری پرمیشن کے بغیر اُس کو بھی لیک کرنا غیر قانونی ہے جبکہ آپ تو میرا ڈی این اے سیمپل بھی لیک کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی غیر قانونی طریقہ سے تو کیوں نہ آپ اس کو قانونی طریقہ سے مجھ سے ہی حاصل کر لیں لیکن اس کے لیے میری دو شرائط ہوں گی بولو منظور ہے"

www.novelsclubb.com

جبکہ آخری بات کو سنتے ہی وی سی صاحب نے خوشامدی انداز اپنایا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس سیمپل کو حاصل کرنے کے لیے انہیں اتنے پاپڑ بیلنے پڑے اور وہ پھر بھی نہیں ملا جس میں مشعل کی جاسوسی کروانے سے لیکر اس کی دوستوں اور گھر والوں تک کو بلیک میل کرنا پڑا لیکن وہ پھر بھی اپنی ہر کوشش میں ناکام رہا وہ بات الگ ہے کہ گھر والوں کو بلیک میل کرنے والے معاملے سے مشعل مکمل بے خبر تھی حالانکہ وہ چاروں طرف سے باخبر رہنے والوں میں سے تھی یا شائد اس کی نیچر کو دیکھتے ہوئے اس کے اپنوں نے اس کو اس بات کی خبر نہیں ہونے دی تھی

"جی جی کیوں نہیں ہمیں آپ کی اجازت بھی چاہیے اور آپ کی شرائط بھی من و عن قبول ہیں آپ اپنی شرائط بتائیں"

www.novelsclubb.com

"ہوں سوچ لیں وی سی صاحب زبان دے کر پھرنے والے لوگ مجھے سخت ناپسند ہیں"

جبکہ وی سی صاحب فوراً بولے

"آپ اپنی شرائط بتائیں ہم ان کو پورا کریں گے "

"تو شرط نمبر ون ہے آپ آئندہ کے بعد میری دوستوں کو میرے کسی بھی معاملے میں ایوالو نہیں کریں گے ان کو نہ ہی بلا وجہ یونی سے نکالیں گے اور نہ ہی ان کے گریڈ کم کروایں گے ہوپ فلی یہ شرط تو آپ باخوشی مان جائیں گے جبکہ سیکنڈ شرط یہ ہی کہ میرا ڈی این اے سیمپل چاہیے کسے اونلی نیم آف دیٹ پرسن نو مور آر لیس اینڈ یو ہیو اونلی ٹو منٹس فار دس"

اتنا کہہ کر مشعل خاموش ہو گئی جبکہ مقابل کسی گہری سوچ میں چلا جاتا گیا کیونکہ وی سی صاحب بھی پچھلے چند دنوں کی تحقیق سے یہ اندازا تو کر چکے تھے کہ اس معمولی نظر آنے والی لڑکی میں کچھ تو غیر معمولی ہے جس کی وجہ سے دارب مراد جیسا شخص بھی اتنا اصرار کر رہا تھا جبکہ وی سی صاحب کی لاکھ کوششوں کہ باوجود بھی وہ اس کا ڈی این اے سیمپل حاصل کرنے کے لیے اس کے بچے کھانے، ٹوٹے بال، ٹوٹا ناخن یا کوئی بھی ایسا سیمپل حاصل نہیں کر سکے تھے اور اب وہ دوہرا پھنسے

www.novelsclubb.com

تھے اگر بتا دیتے تو ڈی این اے سیمپل آسانی سے مل جاتا لیکن ایسا کر کہ وہ اس شخصیت کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا جس سے اس کے بہت سے مفادات جڑے تھے لیکن اس نے پہلا کام کہا تھا ابھی وی سی صاحب کسی نتیجہ پر پہنچے نہیں تھے کہ مشعل کی آواز ایک بار پھر ان کی سماعتوں سے ٹکرائی اور ان کو سوچوں کی دنیا سے باہر لائی

"لگتا ہے آپ نے میری بات غور سے نہیں سنی یو ہیو اونلی 20 سیکنڈز"

کچھ سوچ کر وی سی صاحب بس اتنا ہی بولے

"مسٹر مراد"

لگتا ہے آپ کو سیمپل چاہیے ہی نہیں تھا میں نے ایسے میں آپ کا قیمتی وقت برباد کیا ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کہہ کر مشعل کرسی سے ابھی اٹھ ہی رہی تھی کہ وی سی صاحب اپنی ٹھوڑی کو دائیں ہاتھ سے کھجاتے ہوئے بولے

"مجھے سیمپل بھی چاہیے اور میں لوں گا بھی ابھی شائد آپ کو اندازہ نہیں آپ اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں"

"آف کورس میں آپ کے آفس میں موجود ہوں بٹ میرا ڈی این اے میری مرضی کے خلاف آپ پھر بھی نہیں لے سکتے کس کو چاہیے آپ نے مجھے بہت برے طریقہ سے انڈر اسٹیمیٹ کیا ہے وی سی صاحب"

"ارے میں تو مزاق کر رہا تھا آپ تو برا منا گئی ہیں مس شاہ"

وی سی نے ایک بار پھر پینترا بدلا

"ارے ایسے چھوٹے موٹے مذاق کو میں سیریس نہیں لیتی سر اپ کے پاس 10 سیکنڈز ہیں میری شرط پوری کریں اور وائز مجھے بھی بہت سے کام ہیں اور آپ کو بھی"

مشعل کی بات سن کر وی سی نے ایک لمبی سانس خارج کی اور بل آخر ہار مان لی

"دارب مراد"

یہ الفاظ سن کر مشعل کے چہرے پر ایک استہزایہ سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی جبکہ الفاظ میں حیرانگی واضح تھی

"اوہ مسٹر دارب مراد یہ وہی ینگ پالیٹیشن ہیں نہ جو اس دن یونی میں چیف گیسٹ جہانزیب سکندر کے ساتھ تھے"

"جی اگزیکٹلی یہی ہیں وہ جنہیں آپ کا ڈی این اے سیمپل چاہیے اب آپ ہمیں اپنے سیمپل دیں"

"اف کورس میں اپنا ڈی اے این اے سیمپل دوں گی لیکن آپ کو نہیں مسٹر دارب مراد کو کیونکہ سیمپل اسے چاہیے اور آپ اس سے کہیں اگر اس کو سیمپل چاہیے تو وہ آج ہی بلکہ ابھی اگلے ایک یا دو گھنٹوں میں مجھ سے ملے وہ بھی میری ڈیسائیڈ کی ہوئی جگہ پر"

"واٹ تمھارا دماغ تو درست ہے وہ یعنی دارب مراد اور وہ بھی تمہاری ڈیسائڈ کی ہوئی جگہ پر واٹ اجوک وہ کوئی عام انسان نہیں ہے جس کو تم ڈکٹیٹ کرنا چاہ رہی ہو وہ ایک فینس پرسنلٹی ہے آئی سمجھ"

وی سی یہ بات سن کر مشعل کہ چہرے پر ایک دم درشتی چھائی اپنی گہری سیاہ آنکھوں کو چھوٹا کر کہ اس نے وی سی کہا

www.novelsclubb.com

"وہ کوئی عام انسان نہیں ہے تو میں بھی کوئی عام انسان نہیں ہوں اس بات کا اندازہ تمہیں اب تک ہو جانا چاہیے تھا لیکن خیر چھوڑیں یہ ایک چھوٹا سا گفٹ ہے میری طرف سے اس کو اپنے پاس رکھ لیں اور جب وقت ملے تو اس کو دیکھ اور سن ضرور

لیجئے گا امید ہے اس کے بعد آپ مجھے بھی کوئی معمولی انسان نہیں سمجھیں گے اور وقت ذرا جلدی نکالیے گا کیونکہ وقت میرے پاس بھی ایسے کاموں کے لیے کم ہی ہوتا امید ہے آپ میری بات کو اچھے سے سمجھ گئے ہوں گے اگلے ایک گھنٹے تک میں آپ کے باس کی کال کا ویٹ کروں گی"

یہ کہہ کر وہ جاتے جاتے ایک بار پھر مڑی

"اور ہاں آئندہ کے لیے مجھ سے، میرے معاملات سے اور میرے ارد گرد کے لوگوں سے دور رہیے گا یہی آپ اور آپ کے آقاؤں کی صحت کے لیے اچھا رہے گا "

www.novelsclubb.com

حد ہو گئی ہے سستی کی بھی کوئی کام وقت پر یہاں نہیں ہوتا جب دیکھو مہارانیاں آرام کے بہانے تلاش کر رہی ہوتی ہیں مہر بانو بیگم مسلسل سنائے جا رہی تھی جبکہ ان کو آگے سے جواب دینے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ اس راج دھانی پر راج کرنے والی اکلوتی ملکہ تھیں لیکن اب وقت کا پانسہ پلٹنے والا تھا اُس کی اِس سلطنت کی کوئی اور بھی حصہ دار بننے والی تھی یا اس سب کو ہی اپنے قبضہ میں کرنے والی تھی یا شائد اس سب کی اصل حقدار اپنا حق لینے والی تھی جو برسوں پہلے کسی ظالم نے اپنے ظلم سے چھین لیا تھا

"مریم او مریم کہاں مر کھپ گئی ہو"

اتنے میں ایک خوبصورت نین نقوش اور معمولی سے حلیہ والی پینتیس چھتیس سالہ خاتون سامنے تھیں نقاہت اور کمزوری ان کے چہرے پہ واضح تھی اور وہ مہر بانو بیگم کے سامنے صرف اتنا ہی کہہ سکیں

"جی جی آپ نے بلایا مجھے"

"نہیں اور تمھارے فرشتوں کو آوازیں لگا رہی تھی میرا گلا دکھنے لگ گیا ہے اور مہارانی کو ابھی تک سمجھ ہی نہیں آرہی کہ میں اس کو ہی بلا رہی ہوں اب ادھر کھڑی کھڑی میرا منہ کیا تک رہی ہو آؤ میرے پاؤں بھی دباؤ ساتھ سننا کانوں سے ہے ساتھ کسی وقت ہاتھ بھی چلا لیا کرو"

جبکہ مریم جانتی تھی کہ اب جب تک وہ ان کے پاؤں دبائے گی تب تک ان کی یہ کڑوی کسیلی باتیں بھی برداشت کرنی ہوں گی ویسے بھی پچھلے کئی سالوں سے بلکہ جب سے وہ اس گھر میں آئیں تھیں یہ سب معمول تھا اب تو وہ ان سب کی عادی ہو چکیں تھیں

"ذرا زور سے دبالو گی تو ہاتھ نہیں ٹوٹ جائیں گے تمھارے اب یہ پرانی عادتیں چھوڑ دو بیٹی جوان ہے اس پہ بھی دھیان دیا کرو اپنی طرح اس کو بھی بنالیا ہے ذرا سا کوئی کام کہہ دو تو موت پڑنے لگتی ہے اس سے پہلے کہ کوئی نیا چن چڑھائے ہاتھ پیلے کر کہ رخصت کرواسے ویسے بھی جوان ہے گھر لڑکوں سے بھرا ہے کبھی ان باتوں پہ بھی دھیان دے لیا کرو پر تمھیں اپنے غموں سے فرصت ملے تو نہ"

جبکہ مریم کر بھی کیا سکتی تھی سوائے خاموشی سے سب برداشت کرنے کہ وہ بولی تو فقط اتنا

"ابھی تو وہ چھوٹی ہے پڑھ رہی ہے"

"نہیں پڑھائی میں تو وہ جھنڈے گاڑ رہی ہے مشکل سے پاس ہوتی پڑھائی پہ خرچ آتا تمھیں کیا معلوم آج کے دور میں فیس کتنی اور کتابیں کتنی مہنگی تم ماں بیٹی کیا جانوں کہ آج کے دور میں پیسہ کمانا کتنا مشکل ہے"

"وہ باقی بچیاں بھی تو ہیں وہ تو سب سے چھوٹی ہے نور اور زری سے بھی"

"ارے تم اس کا مقابلہ ان سے کر رہی ہو ان کی ماؤں کی توجہ ہوتی ان پر ان کے باپ اور بھائی ہیں ان سے پوچھ گوچھ کرنے والے اور میرے سامنے زبان ذرا کم چلایا کر تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے"

www.novelsclubb.com

جبکہ مریم دل مسوس کر رہ گئیں

"اب جاؤ اور کل ذرا جلدی اٹھ کر ساری تیاری کر لینا میرے کچھ مہمانوں نے آنا ہے کسی بھی کام میں کوتاہی میں برداشت نہیں کروں گی اور بیٹی کو بھی چھٹی کروا لینا وہاں جا کر اس نے کونسا ساری کتابیں حفظ کر لینی ویسے بھی میں کچھ دنوں تک رشتہ ڈھونڈھ کر اس کو رخصت کرتی ہوں ماں باپ کو تو خیال آنا نہیں"

جبکہ مریم کو اب نئے اندیشے ستانے لگے تھے پتہ نہیں اب آگے ان سے قسمت کونسا نیا امتحان لینے والی تھی یا سب کچھ ٹھیک ہونے والا تھا بہر حال جو بھی تھا مریم کو آج کی رات نیند نہیں تھی آنے والی جو اسے کم ہی نصیب ہوتی تھی لیکن آج کی رات وہ اپنے نہیں بلکہ اپنی بیٹی کی قسمت پہ رونے والی تھی جو باپ کہ ہوتے ہوئے یتیموں والی زندگی گزار رہی تھی ہاں لیکن اس سب کہ باوجود مریم کبھی بھی مایوس نہیں ہوئی تھی اسے اپنے اللہ کی ذات پر یقینِ کامل تھا کہ اسے اس سب کا صلہ اپنے رب کے ہاں سے ایک نہ ایک دن ضرور ملے گا وہ ہمیشہ اپنے آنسوں اپنے اللہ کے سامنے بہاتی تھی اپنے غموں کو اپنے اللہ سے بیان کرتی تھی ہر روز وہ تہجد پڑھ کر

www.novelsclubb.com

گزرے دن کی روداد اپنے اللہ کو سناتی تھی جیسے کوئی بچہ خود پہ بیتی گھر آکر اپنی ماں کو بتاتا ہے اور ایسا کرنے کہ بعد وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتی ہے

مشعل جونہی وی سی آفس سے باہر آئی اس اپنے بیگ کے اندر وائبریشن محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 5

مشعل جونہی وی سی آفس سے باہر آئی اسے اپنے بیگ کے اندر وائبریشن محسوس ہوئی اور وہ سمجھ گئی کہ یہ وائبریشن ٹیون تو اس کہ آئی فون کی ہے اور اس پہ اس وقت کال آنا یقیناً کوئی بڑی بات تھی اس نے نمبر دیکھ کر کال ریسیو کی

"ہاں غلام محمد خیریت تو ہے"

جبکہ مقابل کی بات سن کر کچھ سیکنڈز کے لیے خاموش رہنے کہ بعد اس نے کہا

"تمھیں لگتا ہے اس جیسا انسان اتنی آسانی سے ان کے قابو میں آجائے گا"

کچھ لمحوں کی بات چیت کے بعد اس نے کہا

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں یہ اس کا ذاتی معاملے" جبکہ مقابل نے کچھ کہنا چاہا تو اس نے اس کی بات کاٹ کر کہا "میں نے کہا نہ آپ یہ فکر چھوڑیں اور جو کام آپ کے ذمہ ہے اس کو کریں اور ہاں کچھ وقت کے لیے میرا نمبر آف ہوگا ٹینشن نہ لینا اگر اگلے چھ گھنٹوں تک نمبر نہ آن ہوا تو جا کر روم میں جو لیپ ٹاپ پڑا اس پہ جو لوکیشن آئے اس کو ٹریس کر لینا اور یہ بات خود تک رکھنی ہے چھ گھنٹوں سے پہلے اس کا پاسورڈ تم سے کھلے گا نہیں اور چھ گھنٹوں بعد خود بخود کھل جائے گا"

اتنا کہہ کر وہ یونیورسٹی کہ گراؤنڈ میں جا کر اپنی مخصوص جگہ پر جا بیٹھی جو قدرے ویران تھی وہ اگر بور ہو جاتی تو اکثر دوستوں کو بتائے بغیر یہاں آ بیٹھتی تھی اور آج اس کی دوستیں بغیر بتائے چلی گئیں تھیں یا شاید ہر ناطہ توڑ گئیں تھیں پر اسے دکھ نہیں تھا بلکہ ایک انجانی سی خوشی اور سرشاری سی تھی کہ اس کی دوستوں نے اس کو دھوکہ نہیں تھا دیا صرف راہیں جدا کی تھیں اس سارے واقعہ کو سوچ کر اس کے چہرے پر ایک پر اسرار مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا جبکہ دماغ میں وہ آگے آنے والے

www.novelsclubb.com

حالات اور واقعات کے کئی تانے بانے بن چکی تھی وہ مشعل شاہ تھی وہ بیک وقت کئی محازوں پہ اکیلا لڑنا جانتی تھی

****

"السلام علیکم"

"وعلیکم السلام "ارے شاہ صاحب آپ یہاں۔۔۔۔

"کیوں غلام محمد کیا مجھے نہیں آنا چاہیے تھا"

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں نہیں شاہ صاحب آپ آئیں تشریف رکھیں میں آپ کے لیے کچھ لاتا ہوں"

"آپ کی گھبراہٹ سے تو ایسا ہی لگ رہا کہ شاید میں غلط وقت یا جگہ پر آ گیا ہوں اور میں یہاں کچھ کھانے کے لیے نہیں آتا صرف تایا جان کی خیریت پوچھنے آتا ہوں وہ اگر کمرے میں ہیں تو میں ان سے مل لیتا ہوں"

جبکہ ان کی آخری بات سن کر غلام محمد کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا اس سے پہلے کہ شاہ صاحب آگے بڑھتے یا غلام محمد کوئی جواب دیتے ان کا فون بج اٹھا جس کو ریسو کرنے کے بعد انہیں دوسری طرف سے نجانے کیا کہا گیا کہ وہ تیزی سے واپس پلٹ گئے جبکہ ان کہ واپس پلٹ جانے پر غلام محمد کے ساتھ ساتھ اندر بیٹھے وجود نے بھی سکھ کا سانس لیا اور ساتھ ہی یہ لمحہ ماضی کے کئی دریچے وا کر گیا ماضی جس کو بھولنے کے لیے کئی دہائیاں لگی تھیں اب پچھلے کچھ ہفتوں سے ایک ایک کر کے سارے داغ بے نقاب ہو رہے تھے کئی دفن رازوں سے پردے اٹھنے کے لیے تیار

www.novelsclubb.com

تھے کتنے ہی لوگ تھے جو اپنے ان دیکھے ماضی سے بے خبر تھے اور ماضی کے یہ پرت کھولنا چاہتے تھے جبکہ جو باخبر تھے وہ زندگی کے اس تاریک حصہ کو ہمیشہ کے لیے بھول جانا چاہتے تھے پرانی یادوں کو اپنے ذہنوں سے خرچ ڈالنا چاہتے تھے لیکن زندگی اپنا چکر شاید پورا کر کہ پھر سے وہیں آن کھڑی تھی جہاں برسوں پہلے سب ہوا تھا کیا زندگی کوئی نیا امتحان لینے والی تھی یا ماضی ایک بار پھر خود کو دہرانے والا تھا

----

www.novelsclubb.com

وہ ماضی کہ جھرونکوں میں اس قدر کھوئی کہ اسے اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کب یونی گراؤنڈ میں آئی اور کتنا وقت گزار چکی تھی اس کہ موبائل پہ ہوتی رنگ اسے حال میں لے آئی اس نے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی تو اسے اندازہ ہوا کہ اسے یہاں آئے ایک گھنٹے سے زائد ہو چکا تھا شام ہونے کو تھی اور اب یونی میں اکادکا لوگ ہی رہ گئے تھے جبکہ اس کے روٹ کی یونی بس بھی نکل چکی تھی جس پہ وہ اکثر یونی آیا کرتی تھی موبائل کی رنگ بج کر خاموش ہو چکی تھی اس نے ایک طائرانہ نگاہ اپنے ارد گرد پہ ڈالی اور اٹھ کھڑی ہوئی بیگ کندھے پہ ڈالا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون بج اٹھا اس نے دیکھا تو کوئی ان ناؤن نمبر سے کال آرہی تھی جبکہ نمبر دیکھ کر مشعل کے چہرے پہ ایک معنی خیز سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا جیسے اس کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی ہو اور راہداری سے گزرتے ہوئے اس نے کال اٹھالی

"آپ کی تعریف؟"

"دارب مراد" سپیکر سے بھاری رعب دار مردانہ آواز ابھری

"اوہ تو کیا میں جان سکتی ہوں کہ آپ جیسی شخصیت کو مجھ جیسی ایک مڈل کلاس لڑکی کہ بارے میں جاننا اتنا ضروری کیوں ہے"

"میرے خیال میں آپ یہ ساری باتیں مجھ سے مل کر ڈسکس کرنا چاہتی تھیں اور وہ بھی خود کی ڈیسائیڈ کی ہوئی جگہ پر"

"اوہ تو آپ مجھ ملنے کے لیے تیار ہیں سوچ لیں ابھی وقت ہے اگر آپ آج میری بتائی جگہ اور وقت پر نہیں پہنچتے تو دوسرا موقعہ میں بھی نہیں دوں گی"

"آپ وقت اور جگہ بتائیں"

www.novelsclubb.com

جبکہ یہ بات سن کر مشعل بھی چونکی اور کچھ سوچ کر کہا

"اوکے میں ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں اس پر اگلے ڈیڑھ گھنٹے تک پہنچیں"

فون کو کان سے ہٹاتے ہی اس نے ایڈریس ٹائپ کر کے اسی نمبر پر سینڈ کر دیا جس سے ابھی کال آئی تھی اور یونی گیٹ سے باہر نکل گئی ابھی روڑ پہ تھوڑا ہی چلی تھی کہ اسے ایک ٹیکسی نظر آئی اس کو روک کر وہ اس میں سوار ہو گئی اور گھر کال پہ دیر سے آنے کا بتا کر کال کاٹ دی اور فون سوئچ آف کر کے بیگ میں ڈال لیا اور بیگ سے دوسرا موبائل نکالا جس کے بارے میں کم لوگ ہی جانتے تھے اور اس کی گیلری کھول کر سکرول کرنے لگی کہ اس کی نگاہ ایک تصویر پہ ٹھہر سی گئی اس تصویر میں ایک لڑکا ایک لڑکی کے ہاتھ تھامے کھڑا ہے جبکہ یہ تصویر ان کی پشت سے لی گئی تھی جیسے کیسی نے انجانے میں لی ہو اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولی یہ اس کی عادت تھی جب بھی کچھ اس کے لیے ناقابلِ برداشت ہوتا تو وہ ایسا ہی کرتی تھی جبکہ اس کی یہ عادت بھی اس کے چند قریبی لوگ ہی جانتے تھے کچھ سوچ کر اس نے موبائل کو دوبارہ بیگ میں ڈالا ہی تھا کہ اس کا فون بج اٹھا اس نے جونہی موبائل نکالا اور سکرین پر دیکھا تو اس کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا اور اس نے

www.novelsclubb.com

فوراً کال اٹینڈ کی اور فون کان سے لگایا تو دوسری جانب سے دی گئی خبر کو سن کر اس کی ساری خوشی مانند پڑ گئی اور اس نے اوکے کہہ کر کال کاٹ دی اور تیزی سے کوئی نمبر ڈائل کیا اب اس کے ہاتھ پہلے کے مقابلے میں تیزی سے چل رہے تھے جبکہ دوسری طرف سے بھی کال فوراً اٹھالی گئی تو اس نے جھٹ سے سلام کیا

"السلام علیکم"

جبکہ دوسری طرف سے بڑے پر تحمل انداز میں جواب آیا

"وعلیکم السلام"

"نوری نے بتایا کہ ریم کی طبیعت بگڑ گئی ہے اور تم انہیں ہوسپیٹل لے گئے ہو؟"

"جی تھوڑی بہت اب بلکل ٹھیک ہیں اور ہم لوگ واپس گھر پہنچنے والے ہیں"

"ہم آپ میری بات کروائیں"

"جی جی ضرور لیں بات کریں" جبکہ دوسری طرف سے نحیف سی آواز سنائی دی جس کو سن کر ایک بار پھر اس کا چہرہ چمک اٹھا کچھ دیر بات کرنے کے بعد اس نے کال کاٹ دی اور اب وہ کافی ریلیکس نظر آرہی تھی اتنے میں ٹیکسی ڈرائیور نے اس سے ایڈریس مانگا تو اس نے ایک چٹ اس کی طرف بڑھادی اور خود شیشے سے باہر گزرتے مناظر پر اپنی توجہ مبزول کر لی جبکہ باہر اب شام کے سائے رات کی تاریکی میں ڈھلنا شروع ہو چکے تھے جبکہ وہ ساری سوچوں اور فکروں سے خود کو آزاد کرتی قدرت کے نظاروں کو بڑے انہماک سے دیکھ رہی تھی بلاخر ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کر کے ٹیکسی ایک مڈل کلاس ڈھابے کے سامنے آکر رکی جو کہ ایک چھوٹے سے کیفے کی طرح لگ رہا تھا وہ گاڑی سے اتری بیگ سے چند نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھائے جبکہ یہ منظر اس چھوٹے سے کیفے کی کھڑکی کے سامنے بیٹھے شخص نے بڑے انہماک سے دیکھا وہ گہرے نیلے رنگ کے عبایا میں ملبوس اوپر گہرے نیلے رنگ کا سکارف اوڑھے جس میں ڈارک پنک کلر کے بڑے بڑے گلاب بنے

www.novelsclubb.com

ہوئے تھے اس رنگ میں اس کی سرخو سفید رنگت مزید دمک رہی تھی وہ پر وقار اور
بااعتماد چال چلتی ہوئی کیفے میں داخل ہوئی تو دائیں جانب دوسری کھڑکی کے ساتھ
والی ٹیبل پر ایک نوجوان شخص گہرے نیلے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس پیروں
میں پشاوری چپل پہنے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا جبکہ چہرے پر رومال باندھ رکھا
تھا جس سے چہرے کے نقوش کو پہچاننا مشکل تھا جبکہ مشعل بڑی بے نیازی سے
اسی ٹیبل کی طرف بڑھی اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ سامنے موجود شخص کو کافی
عرصے سے جانتی ہو وہ اس کا چہرہ دیکھے بغیر اس کے حلیے سے ہی اس کو پہچان چکی
تھی قدرت کے اس حسین اتفاق پر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پہ ابھر کر
معدوم ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا یہ اتفاق محض ایک اتفاق ہی تھا یا کچھ اور؟

کیا قدرت ایک بار پھر شاہوں کو آزمانے جا رہی تھی؟؟؟ یا اب آزمائشوں کا صلہ
ملنے والا تھا یہ سب جاننے کے لیے اگلی قسط کا انتظار کریں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قسط نمبر#6

وہ گہرے نیلے رنگ کے عبایا میں ملبوس اوپر گہرے نیلے رنگ کا سکارف اوڑھے

جس میں ڈارک پنک کلر کے بڑے بڑے گلاب بنے ہوئے تھے اس رنگ میں اس

کی سرخو سفید رنگت مزید دمک رہی تھی وہ پر وقار اور بااعتماد چال چلتی ہوئی کیفے

میں داخل ہوئی تو دائیں جانب دوسری کھڑکی کے ساتھ والی ٹیبل پر ایک نوجوان

شخص گہرے نیلے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس پیروں میں پشاوری چپل پہنے

www.novelsclubb.com

ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا جبکہ چہرے پر رومال باندھ رکھا تھا جس سے چہرے کے نقوش کو پہچاننا مشکل تھا جبکہ مشعل بڑی بے نیازی سے اسی ٹیبل کی طرف بڑھی اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ سامنے موجود شخص کو کافی عرصے سے جانتی ہو وہ اس کا چہرہ دیکھے بغیر اس کے حلیے سے ہی اس کو پہچان چکی تھی قدرت کے اس حسین اتفاق پر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پہ ابھر کر معدوم ہو گئی وہ اس شخص کے عین سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

"اگر میرا خیال غلط نہ ہو تو آپ مسٹر داراب مراد ہی ہیں"

"یس اینڈ یو مس شاہ"

"جی تو کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ میرے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہیں آپ کی کونسی ایسی مجبوری ہے جو آپ جیسے بندے کو یہاں اس معمولی سی جگہ تک لائی ہے" اس نے اپنے مخصوص انداز میں بات کا آغاز کیا جو یقیناً مقابل کو بھی کافی

ناگوار گزرا اپنی عادت کے خلاف جا کر اس نے سب بڑے تحمل سے سنا اور جواب میں صرف اتنا کہا

"میں سمجھتا ہوں کہ آپ میری کزن ہیں" جبکہ اس کا جواب سن کر مشعل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ چھا گئی اور اسی مسکراہٹ کو چہرے پہ سجائے اس نے کہا "وٹ آ جوک مسٹر مراد کونسی دنیا میں رہتے ہیں آپ کہیں خواب میں تو نہیں دیکھا کہ میں تمہاری کزن ہوں یا کسی نجومی نے بتایا ہے ویسے یہ نجومیوں کے پاس جانا اور قسمت کا حال معلوم کروانا اسلام میں ممنوعہ ہے" جبکہ اس کی مسلسل نظر اپنے سامنے پڑے فرش جوس پہ تھی جو کہ اس کے آنے سے قبل ہی ٹیبل پر موجود تھی

www.novelsclubb.com

جبکہ مقابل کو آج نجانے کیوں یہ انداز برا نہیں تھا لگ رہا یا شائد وہ یہ سب مجبوری میں برداشت کر رہا تھا

"تمہاری شکل ہمارے فیملی ممبرز سے ملتی ہے" اور یہاں برداشت کی باری مشعل شاہ کی تھی کیا واقعی اس کی شکل اس کے خاندان میں کسی سے ملتی تھی جب کہ اس نے تو سن رکھا تھا کہ اس کی شکل صرف اپنی ماں سے ملتی تھی اپنے دماغ میں ابھرتے ان خیالات کو جھٹکتے ہوئے اس نے کہا

"تو کسی کی بھی شکل تمہارے خاندان سے ملتی ہوئی تو تم اسے اپنے خاندان کا حصہ ہی سمجھوں گے واؤ انٹرسٹنگ نہ صرف حصہ سمجھو گے بلکہ ڈی این اے تک حاصل کرنے کی کوشش کرو گے اور نہ صرف جو شش کرو گے بلکہ جس حد تک جانا پڑا تم جاؤ گے کیا عجیب مشغلے ہیں تم امیروں کے بھی"

جبکہ دارب مراد اپنے مزاج کے برخلاف کچھ بڑے تحمل سے سن اور برداشت کر رہے تھے بے شک وہ گرم مزاج شخص تھے لیکن وہ ذہین بھی بلا کے تھے اسی لیے تو انتہائی کم وقت میں وہ نہ صرف خاندانی سیاست بلکہ قومی سیاست میں بھی اپنا نام بنا چکے تھے وہ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے تھے اور آج بھی وہ ایسا ہی کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

نشل جتنا اس کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی تحمل سے سب

برداشت کر رہے تھے مشل کی باتوں کا کوئی بھی اثر لیے بغیر اپنی نظروں کا زاویہ

کولڈ ڈرنکس کی طرف کرتے ہوئے کہا میرے خیال میں یہ گرم ہو رہی ہیں آپ

کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں آفٹر آل کزن جو ہیں ایک معنی خیز سی مسکراہٹ ہونٹوں پہ

سجائے اپنی طرف کا گلاس اٹھا لیا جبکہ دارب اس کے اتنی آسانی سے مان جانے پر

حیران تھا کیونکہ اس کی اب تک ہر حرکت انتہائی محتاط تھی لیکن حیرانی سے زیادہ

اسے اپنے پلان کے کامیاب ہونے پر خوشی محسوس ہو رہی تھی ویسے میں نے تو سن

رکھا تھا کہ تم بڑے لوگوں کو یہ دولت پیسہ بڑا عزیز ہوتا ہے پھر تم نے کیسے اتنے

دھوکوں سے کمائی ہوئی دولت میں سے اس کولڈ ڈرنک پر ضائع کر دیا" اور اپنی

گہری سیاہ آنکھوں کو معنی خیز انداز میں چھوٹا کر کے اپنی بات کو آگے بڑھایا ویسے

بھی تمہارے پرانے خاندانی ریکارڈ کے مطابق ایسے موقعوں پہ تم لوگ کولڈ ڈرنک

تو نہیں کوئی اور ہی ڈرنک پلاتے خیر میں اب چلتی ہوں ہوپ فلی آپ ڈی این اے

www.novelsclubb.com

رپورٹ شیئر ضرور کریں گے اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا کولڈ ڈرنک کا گلاس میز پہ رکھا اپنے بیگ میں سے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر میز پہ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی وہ کیا ہے نہ کہ میں حلال کھانے کی عادی ہوں اس لیے یہ اس کولڈ ڈرنک کی پیمنٹ اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں اور کیفے سے نکلتی چلی گئی جبکہ اس کے پیچھے ہی دارب بھی تیزی سے باہر کی طرف بڑھا جبکہ اس کی چال مشعل سے کئی تیز ہونے کی وجہ سے وہ اس کو کراس کرتا ہوا آگے کو بڑھ گیا جبکہ مشعل کو حیرت اس کے خالی ہاتھوں کو دیکھ کر ہوئی کیونکہ اس کے خیال میں وہ ڈی این اے سیمپل کے لیے یہاں تک آیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی اس کے لیے قدم اٹھانا محال ہو گیا لیکن وہ پھر بھی چلنے کی کوشش کر رہی تھی ابھی اس نے چند قدم ہی لیے تھے کہ ایک گاڑی اس کے سامنے رکی اس کی آنکھیں بند ہونے کو تھیں وہ سڑک پر ہی گر جاتی اگر اسے دو مضبوط ہاتھوں نے تھام نہ لیا ہوتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ عالم مشعل ابھی تک آئی کیوں نہیں خیریت تو ہے میرا دل گھبرا رہا اتنی رات ہو گئی اور وہ ابھی تک آئی نہیں پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ بغیر بتائے گھر سے باہر رہی ہو

کوئی بات نہیں ہو گی بیگم آپ فکر نہیں کریں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا کسی دوست کے ساتھ چلی گئی ہو گی کسی ٹیکنکل ایشو کی وجہ سے رابطہ نہ ہو سکا ہو گا بیگم کو تسلی دیتے ہوئے شاہ عالم خود بھی کافی پریشان لگ رہے تھے

مشعل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک کمرے میں پایا جو کے یقیناً کسی بہت بڑے گھر کا کمرہ لگ رہا تھا دماغ پر زور ڈالنے کے بعد اسے آج دن میں ہوئے سارے واقعات ایک ایک کر کے یاد آنے لگے وہ ایک دم اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی جو کے لاک تھا اسے اپنی بیوقوفی پر بے حد غصہ آیا لیکن اس وقت سوائے خود کو کوسنے کے وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی جب اسے کچھ اور نہ سوجھائی دیا تو اس نے زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا لیکن اس کے زور زور سے دروازہ پیٹنے پر بھی کسی نے دروازہ نہ کھولا تو مجبوراً اسے تھک کر بیٹھنا پڑا ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازہ کھلا اور اندر داخل ہونے والی شخصیت اس کی سوچ کے عین مطابق تھی لیکن اس کو حیرت اس کے الفاظ سن کر ہوئی "بی ریڈی فار نکاح اور کوئی بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو اپنی فیملی کی موت کی زمیدار تم خود ہو گی اور اسے میری دھمکی نہ سمجھنا"

اس کے الفاظ سن کر وہ خاموشی سے اٹھی اور اس کے ساتھ چل دی اور مقابل جانے انجانے میں بولے گئے یہ الفاظ اسے ایک بار پھر اس کے تاریک ماضی میں غوطہ زن کر گئے وہ سر جھکائے ایک روبوٹ کی طرح اس کے ساتھ چل پڑی کیونکہ وہ ایک بار پھر اپنے ماضی کو دہرانا نہیں چاہتی تھی وہ اپنی وجہ سے اپنوں کو آگ میں نہیں جھونک سکتی تھی اس لیے وہ خاموشی سے نکاح خواں اور گواہوں کے سامنے اس شخص سے نکاح کر چکی تھی جو اس کی زندگی میں زہر بن چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید وہاں ٹھہرتی اس کے دماغ میں ایک دم خیال آیا کے اس کو یہاں آئے کافی وقت گزر چکا ہے اور اس کے بریسلٹ میں موجود لوکیشن اس کے لیپ ٹاپ میں آن ہو چکی ہو گی تو وہ ایک دم اٹھی تب تک وہ نکاح خواں اور گواہوں کو چھوڑ کر آ چکا تھا مشعل کو یوں تیزی سے نکلتے دیکھ کر اس نے اس کو روکنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس نے اسے جانے دیا وہاں سے پیدل نکلنے کے بعد اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ وہ ایک بار پھر غلطی کر چکی ہے کیونکہ یہ علاقہ شہر سے کافی دور معلوم ہوتا تھا

www.novelsclubb.com

جہاں وہ کسی فارم ہاؤس میں اسے لے آیا تھا اور اب یہاں سے اکیلے شہر جانا نا ممکن لگ رہا تھا لیکن اپنی انا کی خاطر یا پھر اس لوکیشن ٹریکر کی وجہ سے بظاہر تو وہ وہ ٹریکر بند کر چکی تھی لیکن پھر بھی اسے ڈر تھا کہ اگر اس کی لوکیشن معلوم ہوگئی تو اس کے لیے سب کچھ مشکل ہو جائے گا پیدل چلتے اسے ابھی پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں۔ گے کہ اس کہ پاس ایک گاڑی آکر رکی اور گاڑی میں موجود شخصیت کو دیکھ کر اس کا رنگ اڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com